خطبہ جمعہ شمار نمبر /27 برائے بتاریخ 16 /نومبر 2018 پیش خدمت ہے۔

حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیام

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم. اما بعد. قال الله تعالیٰ فی القرآن المجید.
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم الله الرحمٰن الرحیم.
لَّقَدْكَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌحَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَوَذَكَرَاللَّهَ كَثِيرًا.
صدق الله العظیم

برادران اسلام !ماہ ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی مسلمانان عالم کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت اور آپ کی عظمت ورفعت کے تذکرے چل پڑتے ہیں۔ویسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اٹوٹ تعلق کا تقاضہ ہے کہ ہم کسی مخصوص مہینہ میں ہی نہیں بلکہ ہمیشہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔اسی مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں حیات طیبہ کا ایک خلاصہ اور پیام آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جارہاہے۔

ابھی میں نے سورہ احزاب کی آیت 21 تلاوت کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:" اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے ،ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے"۔

برادران اسلام ! حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروںؑ نے اپنے اپنے طور پر اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کا پیغام اللہ کی مخلوق تک پہنچایا۔ مگر اس تمام پیغام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں یکجا کر کے قرآن شریف میں درج کر دیا اور کہہ دیا کہ میری مخلوق کے لیے میرا یہ آخری پیغام ، آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہے جو قیامت تک رہے گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت سنادی کہ آج میں نے دین مکمل کر دیا ہے۔ میری مخلوق قیامت تک اس پر عمل کرکے نجات پاجائے گی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول اور بعض کے مطابق ۹ ربیع لاول مطابق ۲۰ / اپریل ۵۷۱ء (بحوالہ: الرحیق المختوم) مکہ کے ایک معزز قبیلہ قریش (بنی ہاشم) میں عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ تھا۔ ولادت سے پہلے ہی والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ عرب کے رواج کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بنی سعد کی بدوی عورت حضرت حلیمہؓ کے حوالے کیا گیا تا کہ صحت مند ہو اور خالص اور ٹھوس عربی زبان سیکھ سکے۔ حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ اس بچے کے آنے سے ہمارے حالات سدھر گئے۔ جب کہ پہلے بہت تنگ دستی تھی۔ پھر وہیں پر واقعہ شق صدر پیش آیا حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کا سینہ چاک کر کے زمزم کے پانی سے دھو کر اسی جگہ رکھ دیا۔ اس کے ایک سال بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ آمنہ کے حوالے کر دیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ دادا عبد المطلب کے بعد ابو طالب نے اپنے بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا۔ ۴۰ سال تک قوت پہنچائی۔ جب تک ابو طالب زندہ رہے کسی کو جرئت نہ تھی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زک پہنچائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب ۳۵ سال ہوئی اس وقت ایک واقعہ پیش آیا قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا پروگرام بنایا۔ قریش نے فیصلہ کیا خانہ کعبہ کی تعمیر پر حلال پیسے خرچ کریں گے اس سے ثابت ہوتا ہے حرام وحلال کی تمیز ان میں تھی مگر دولت کی ہوس نے انہیں اندھا کیا ہوا تھا جب حجر اسود کو اپنی جگہ رکھنے پر جھگڑا شروع ہو گیا تو ہر قبیلہ اس کو رکھنے پر زور دے رہا تھا۔ بات اس طرح طے ہوئی کہ کل جو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا اس کو حکم مان لیں گے۔ اللہ کی مشیت دوسرے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ لوگ مان گئے کہ یہ امین ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر طلب کی حجر اسود کو خود اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر چادر پر رکھا۔ پھر سب قبائل کے سرداروں سے کہا کہ آپ سب چادر کے کنارے پکڑیں اور رکھنے کی جگہ لیں جائیں۔ پھر اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو اٹھا کر مقررہ جگہ پر رکھ دیا اس طرح جھگڑا ختم ہو گیا۔ آپ نے اپنی زندگی کے ۲۵ سال گزارنے کے بعد حضرت خدیجہؓ سے شادی کی۔ شادی کے ۱۵ سال بعد اللہ نے پیغمبرؐ بنایا۔ پیغمبریؐ کے ۱۳/ سال مکہ میں اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچانے کے بعد مدینہ ہجرت کی اور زندگی کے بقایا۔ ۱۰ سال مدینہ کے اندر گزارے۔ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور شباب میں ہی خلوت پسند ہو گئے تھے اور قوم کی بت پرستی کو دیکھ کر پریشان ہوتے تھے غار حرا میں جا کر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

وحی کا نزول

غار حرا میں ایک روز اللہ نے اپنے فرشتے حضرت جبرائیل ؑ کو وحی کے ساتھ بھیجا اور فرشتے نے کہا پڑھ اللہ کے نام

سے، مگر آپ ؐ نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا۔" پڑھو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی، پڑھو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا" (العلق ۱۔۵) ان آیات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے تھے۔ گھر آئے تو حضرت خدیجہ ؓ سے کہا مجھے چادر اڑھادو۔ انہوں نے چادر اوڑھادی یہاں تک کہ خوف دور ہو گیا۔

حضرت خدیجہ ؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا واقعہ انہیں سنایا تو انہوں نے کہا یہ تو وہی ناموس ہے جسے اللہ نے موسیٰ ؑ پر نازل کیا تھا کاش میں اس وقت زندہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم اپنے وطن سے نکال دے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم مجھے نکال دے گی۔ ورقہ نے کہا جو کوئی بھی ایسی چیز لے کر آتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں تو لوگ اسے نکال دیتے ہیں۔ اس کے بعد مسلسل ۲۳ سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی۔ ۲۳ سال کی مدت میں قرآن شریف کا نزول مکمل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بشیر و نذیر بنا کر انسانیت کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی ۲۳ سالہ زندگی میں اللہ کے کلام کو اللہ کی مخلوق تک انتھک طریقے سے پہنچایا اور اللہ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے دین مکمل کر دیا ہے اب رہتی دنیا تک یہ دین قائم و دائم رہے گا۔ کوئی دنیا کی طاقت اس کو مٹا نہیں سکے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اللہ کا پیغام پہنچایا تو وہ طرح طرح کے الزامات لگانے پر تل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو گر، کاہن، شاعر اور نہ جانے کیا کچھ کہا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام میں لگے رہے۔

دارارقم میں دعوت کے پہلے ۳ سال:

نبوت کے پہلے ۳ سال خفیہ طریقے سے خاص خاص لوگوں کو اللہ کی دعوت پہنچاتے رہے۔ اس کام کے لئے مرکز حضرت ارقم ؓ کے گھر کو بنایا۔ شروع دنوں میں حضرت خدیجہ ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت ابو بکر ؓ حضرت زید ؓ یہ سب پہلے ہی دن مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر ؓ کی محنت سے حضرت عثمان ؓ، حضرت زبیر ؓ، حضرت عبدالرحمٰن ؓ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اور حضرت طلحہ بن عبید ؓ مسلمان ہوئے۔ یہ بزرگ اسلام کا ہراول دستہ تھے۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھتی گئی۔۔ مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں کہ اللہ نے ابتدائے اسلام میں دو رکعت صبح اور دو رکعت شام کی نماز فرض کی "صبح اور شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو" (المومن ۵۵) اس کے بعد ۲ سال تک جب

جب اللہ کے کلام میں زیادہ توحید رسالت اور آخرت کے دلائل آنا شروع ہوئے تو مخالفت بھی نسبتاً زیادہ ہوتی گئی۔ بعد کے ۵ سال اس مخالفت نے بہت زیادہ شدت اختیار کر لی۔ بلا آخر مکی زندگی کے بقایا ۳ سال میں اہل قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے اور بستی سے نکال دینے کے منصوبے بنا لیے۔ لیکن اللہ نے انصار مدینہ کے دل نرم کر دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت فرما گئے۔

رشتہ داروں کو دعوت:

سورہ الشعراء آیت ۲۱۴ میں اللہ کا حکم ہوا: "وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ" اس حکم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرابتداروں کو بلا کر اللہ کا پیغام پہنچایا۔ ابو طالب اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمایت کی اور ابو الہب نے کھل کر مخالفت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خاندان کو ایک بار کھانے کی دعوت پر جمع کیا کل ۴۵ آدمی تھے اور فرمایا میں ایک چیز لے کر آیا ہوں جس سے دین اور دنیا دونوں میں فائدہ ہے۔ کون اس میں میری مدد کرے گا تمام مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ اس وقت حضرت علیؓ نے کہا میں مدد کروں گا۔ بنی ہاشم کو کیا پتہ تھا اس دعوت کو سارے عرب وعجم میں پھیل جانا ہے۔

دعوت عام:

پھر اس زمانے کے رواج کے مطابق پہاڑ صفا کی چوٹی پر چڑھ کر اعلان کیا۔ یا صباحا۔ یا صباحا یعنی صبح کا خطرہ۔ قریش کے لوگوں کو پکارا تو لوگ جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ پہاڑ کی دوسری طرف سے دشمن حملہ کرنے والا ہے تو آپ لوگ میری بات پر یقین کریں گے۔ سب نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور نیک آدمی ہیں ہم ضرور یقین کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو میں اللہ کا پیغمبرؐ ہوں اور تمہیں اللہ واحد کی طرف بلاتا ہوں۔ بتوں کی پوجا سے بچاتا ہوں۔ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ سب نے اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ یہ پیغام سن کر سب حیران ہو گئے اور آپ کے حقیقی چچا ابو لہب کو طیش آ گیا اور اس بدبخت نے کہا تو ہمیشہ ہلاکت اور سوائی کا منہ دیکھے۔ کیا تو نے اس غرض کے لیے ہم کو بلایا تھا۔ چند لمحے پہلے جسے صادق اور امین کہا جا رہا تھا جب آپ نے صرف ایک اللہ کی عبادت کا کہا تو سب ایک دم مخالف ہو گئے۔

ابو طالب کو دھمکی:

قریش نے دھمکی کے لیے اپنے چند آدمی ابو طالب کے پاس بھیجے۔ انہوں نے کہا تمہارے بھتیجے نے ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہا، ہمارے دین کی عیب چینی کی، ہمارے باپ دادا کو گمراہ کہا۔ لہذا آپ یا تو اس کو روک دیں یا درمیان سے ہٹ جائیں ہم اس کے لیے کافی ہیں۔ ابو طالب نرم تھے چنانچہ وہ چلے گئے۔ بعد میں ابو طالب نے اس کا ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا۔ جب قریش نے دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ویسے ہی کام کرتے جا رہے ہیں تو ایک بار پھر ابو طالب کے پاس آئے اور کہا یہ ولید بن مغیرہ کا لڑکا عمارہ ہے یہ قریش کا بانکا اور خوبصورت نوجوان ہے آپ اسے لے لیں اور اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دیں جس نے آپ کے آباو اجداد کے دین کی مخالفت کی ہے قوم کا شیرازہ منتشر کر دیا ہے۔ ہم اسے قتل کریں گے۔ بس ایک آدمی کے بدلے ایک آدمی کا حساب ہے۔ ابو طالب نے کہا کتنا بُرا سودا ہے میں تمہارے بیٹے کو کھلائوں پلائوں اور تم میرے بیٹے کو قتل کرو۔ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا یہ گفتگو 4 بنویؐ میں ہوئی تھی۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر کا قبول اسلام:

ابو جہل نے ایک روز کوہ صفا کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی اور سخت سست کہا اس کے بعد ایک پتھر دے مارا جس سے خون بہہ نکلا۔ ابو جہل خانہ کعبہ میں قریش کی محفل میں جا بیٹھا۔ ایک خاتون نے حضرت حمزہؓ کو وہ قصہ سنایا۔ حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آ رہے تھے۔ سیدھے جا کر ابو جہل کے سر پر کھڑے ہو گئے اور بولے اُو بزدل میرے بھتیجے کو گالی دیتا ہے۔ زور سے کمان اس کے سر پر ماری جس سے اس کے سر پر زخم آ گیا۔ اس کے قبیلے بنو مخزوم والے اور حضرت حمزہؓ کے قبیلے والے آمنے سامنے آ گئے۔ مگر ابو جہل نے اپنی غلطی مان لی اور معاملہ خراب نہیں ہوا۔ ابتداً حضرت حمزہؓ کا اسلام محض اس حمیت کے طور پر تھا لیکن اللہ نے ان کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا۔ حضرت حمزہ کے قبول اسلام کے تین دن بعد حضرت عمر بھی مسلمان ہو گئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دُعا کی تھی اے اللہ! عمرؓ بن خطاب اور ابو جہل بن ہشام میں سے جو شخص تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے سے اسلام کو قوت پہنچا۔ چنانچہ یہ دعا حضرت عمرؓ کے حق میں قبول ہوئی۔

تکالیف:

مکہ کے ۱۳ سال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ؓ کو بہت ستایا گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ دین کے معاملے میں جتنا مجھے ستایا گیا ہے کوئی اور پیغمبر ؑ نہیں ستایا گیا۔ بازار کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعوت دیتے پیچھے ابو لہب لوگوں کو کہتا یہ میرا بھتیجا ہے۔ یہ جھوٹ کہتا ہے، خانہ کعبہ میں سجدے کی حالت میں سر پر اونٹ کی اوجھ ڈالی گئی، گردن میں چادر ڈال کر ختم کر دینے کی کوشش کی گئی، دو بیٹیوں رقیہ ؓ اور ام کلثوم ؓ کو چچا ابو لہب کے بیٹوں نے طلاق دی، طائف میں لہو لہان کیا گیا۔

ابو جہل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ پر نماز کی حالت میں تھے کہ مٹی ڈالنے آیا۔ مگر اللہ کے حکم سے درمیان میں آگ اسے آگے نہیں جانے دے رہی تھی۔ اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اچک لیتے۔ ۳ سال تک شعب ابو طالب میں محصور رکھا گیا، قتل کرنے کی اور ملک بدر کرنے کی سازش کی گئی مخالفت میں کیا کچھ نہ کیا گیا۔ ابو جہل نے سمیہ ؓ کو برچھی مار کر شہید کیا گیا، حضرت مصعب بن عمیر ؓ کا دانہ پانی بند کیا گیا، حضرت عثمان بن عفان ؓ کو چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا گیا، آل یاسر کو تکلیفیں دی گئیں، بلال ؓ کو گرم ریت میں لٹایا گیا گھسیٹا گیا ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھے گئے، خبیب ؓ کو گرم کوئلوں پر لٹایا گیا۔

ہجرت حبشہ:

صحابہ ؓ کو اتنا پریشان کیا گیا کہ وہ دو دفع حبشہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ حبشہ میں بھی پیچھا کیا گیا۔ مگر بادشاہ نجاشی جو نیک انسان تھا، اس نے قریش کی ایک نہ سنی اور مہاجرین، حبشہ میں سکون سے رہے۔ پہلی ہجرت میں ۱۲ مرد اور ۴ عورتیں تھیں دوسری ہجرت ۸۲ یا ۸۳ مرد اور ۱۸ یا ۱۹ عورتیں تھیں۔

قریش کی آخری کوشش:

جب ابو طلب بیمار ہوئے تو قریش کو فکر ہوئی کہ ان کی زندگی میں ہی کچھ معاملہ ہو جانا چاہیے۔ چنانچے قریش ایک بڑا وفد جس میں عتبہ بن ربیعہ ،شیبہ بن ربیعہ ، ابو جہل بن ہشام ، امیہ بن خلف ، ابوسفیان بن حرب اور دیگر تقریباً ۲۵ / افراد آئے اور ابو طالب سے کہا آپ رتبہ اور مقام رکھتے ہیں آپ سے گزارش ہے کہ اپنے بھتیجے اور ہمارے درمیاں عہد وپیمان کروادیں کہ وہ اپنے دین پر رہے اور ہم اپنے دین پر رہیں۔ رسول ؐ نے ان کی باتیں سن کر کہا آپ لوگوں کو

میں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں۔ جس کو اگر آپ مان لیں تو آپ عرب کے بادشاہ بن جائیں اور عجم آپ کے زیر نگیں آجائے۔ تو آپ کی کیارائے ہوگی قریش یہ سن کر حیران تھے۔ آخر ابو جہل نے کہا اچھابتاو ہم ایسی دس باتیں ماننے کے لیے تیار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" آپ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور اللہ کے سوا جو کچھ پوجتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ اس پر انہوں نے ہاتھ پیٹ پیٹ کر کہا" محمد صلی اللہ علیہ وسلم !تم یہ چاہتے ہو کہ سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی خدا بناڈالو؟ واقعی تمہارا معاملہ عجیب ہے" اس کے بعد انہوں نے اپنی اپنی راہ لی۔

غم کا سال اور بشارتیں:

اس کے بعد ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ باوجود مشکلات ابتدائی مسلمان اس لیے ثابت قدم رہے کہ اللہ کا وعدہ تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر کشش قیادت تھی اور بار بار اللہ کی طرف سے کامیابی کی بشارتیں تھیں ۔

طائف کا سفر:

نبوت کے دسویں سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کی غرض سے طائف تشریف لے گئے مگر انہوں نے شریر لڑکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگادیے آپ پر پتھروں کی بارش کی گئی آپ لہولہان ہو گئے۔ پہاڑوں کے فرشتے نے آکر کہا مجھے اللہ نے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تو ان کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں۔ مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایمان لانے کی دعاء کی۔

معراج:

اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی، دوسری باتوں کے علاوہ پانچ وقتہ نماز فرض کی گئی۔ دوسرے پیغمبروںؑ ملاقات کرائی، جنت دوزخ کا مشاہدہ کرایا، پھر اسی رات بیت المقدس سے مکہ تشریف لے آئے ۔

بیعت عقبہ:

جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس آئے کچھ دن بعد یثرب کے سات لوگوں نے منیٰ کی گھاٹی میں آپ کی دعوت پر مسلمان ہوگئے۔ اس کے بعد دوسری بیعت عقبہ میں پچھتر افراد شریک ہوئے۔ اس سے اسلام کی قوت میں اضافہ ہوا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے آنے کی دعوت دی گئی۔ ان حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معاہدے کے تحت مدینے میں

بلایا۔اس سے قبل اسلام کے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیرؓ کی محنت کی وجہ سے مدینے کے سردار اور انصار کے ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد مسلمان ہو گیا تھا۔

ہجرت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت فرمائی کہ وہ اپنے اس نئے وطن مدینہ کو ہجرت کر جائیں۔سب سے پہلے حضرت ابو سلمہؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت عمرؓ، عیاشؓ، وغیرہ مدینہ تشریف لے گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ کو روکا ہوا تھا جب مسلمان ہجرت کرنے لگے تو قریش نے دارالندوہ میں مشاورتی میٹینگ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ طے ہوا اور ہر قبیلے کے لوگوں کو اس سازش میں شریک کیا اس پر للہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے اطلاع کر دی اور ہجرت کی اجازت دے دی۔ قریش نے اس سازش کے لیے آدھی رات کا وقت مقرر کیا تھا۔حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر اللہ کے رسول صلی علیہ وسلم مشرکین کی صفیں چیریں اور ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے سروں پر ڈالی اور یہ آیت تلاوت فرماتے نکل گئے "ہم نے ان کے آگے رکاوٹ کھڑی کر دی اور ان کے پیچھے رکاوٹ کھڑی کر دی پس ہم نے انہیں ڈھانک لیا ہے اور وہ دیکھ نہیں رہے ہیں (لیس ۹) ۔دو شنبہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۴ نبوت یعنی سنہ ۱ ہجری مطابق ۲۳ ستمبر سنہ ۶۲۲ء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں وارد ہوئے مسلمانانِ مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کیلئے سارا مدینہ امنڈ آیا۔یہ ایک تاریخی دن تھا جس کی نظیر سرزمینِ مدینہ نے کبھی نہ دیکھی تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں کلثومؓ بن ہدم کے مکان میں قیام فرمایا۔اسی دوران مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور نماز ادا کی اس کے بعد رسولؐ اللہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں بنو نجار کے محلے میں بیٹھ گئی۔ ابو ایوب انصاریؓ نے لپک کر کجاوہ اٹھالیا اور اپنے گھر لے چلے۔

یہود سے معاہدہ:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں کے درمیان اخوت وبھائی چارہ قائم کر دیا تو اس کے بعد مدینے کے قریب ترین پڑوسی یہود کے ساتھ بھی میثاق مدینہ کے نام سے معاہدہ کیا گیا کہ بنو عوف اور دوسرے یہود اپنے دین پر عمل کریں اور مسلمان اپنے دین پر۔

مدینے میں مشکلات:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے میں بھی آرام سے اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے نہ چھوڑا گیا طرح طرح سے رکاوٹیں ڈالی گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر، احد اور خندق کی جنگیں لڑیں۔ جنگ خندق کے موقعے پر تمام عرب کے مشرکوں نے مدینے کا محاصرہ کیا۔ بنو قریظہ نے معاہدے کے باوجود مشرکین سے ساز باز کی۔ یہود نے دین کے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں۔ عبداللہ بن ابی منافق اعظم نے اپنی ہر کوشش کی مگر اللہ نے اپنے دین کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے قائم کرنا تھا۔ چاہے مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صحابہؓ کی جان نثار ٹیم تیار کی ان کی اور انصارِ مدینہ کی مدد سے عرب میں اللہ کے دین کو قائم کیا۔

فتح مکہ:

جب مشرکین مکہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا پروگرام بنایا۔ مگر اس کو مخفی رکھا۔ قریش نے ابوسفیان کو صلح کا سفیر بنا کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ بھیجا وہ اپنی بیٹی ام حبیبہؓ ام المومنین کے پاس گیا مگر بیٹی نے ابو سفیان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر نہیں بیٹھنے دیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا ابو بکرؓ کے پاس گیا انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کو کہا عمرؓ کے پاس گیا انہوں نے سختی کا اظہار کیا آخر میں علیؓ کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر امان کا اعلان کر دو۔

چنانچے مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کیا'' میں لوگوں کے درمیان امان کا اعلان کر رہا ہوں'' پھر مکہ چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ رمضان ۸ ہجری کو دس ہزار صحابہؓ کے ساتھ مکہ کا رخ کیا۔ اسی دوران حضرت عباسؓ اسلام لائے۔

عباسؓ ابوسفیان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر گئے اور ابو سفیان بھی اسلام لے آئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو مختلف راستوں کی طرف سے مکہ داخل ہونے کا حکم دیا۔ جب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر مکہ میں داخل ہوا تو قریش مقابلہ نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر سب بتوں کو توڑ ڈالا۔

حضرت بلال نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے شکرانے کے نفل ادا کئے۔ صرف 9 دشمنان اسلام کو قتل کا حکم ہوا جن میں سے 5 کی جان بخشی ہوئی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ 4 کو قتل کر دیا گیا۔ بت پرستی کا کام تمام کر دیا گیا۔ اس کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے۔

خطبہ حجۃ الوداع:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اللہ کی کبریائی بیان کی۔ پھر فرمایا جاہلیت کے تمام دستور میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضلیت نہیں مگر تقویٰ فضیلت کا معیار ہے۔ مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

پھر آپ نے۔ سود پر پابندی اور عورتوں کے حقوق بتائے۔ ایک دوسرے کے خون اور مال حرام سے بچنے اور کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور حقدار کو حق دینے کی تلقین کی۔ اس کے بعد ایک لاکھ چالیس ہزار انسانوں کے مجمع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی بنی نہیں ہے۔ اللہ کی عبادت کرنا، پانچ وقت کی نماز رمضان کے روزے زکوۃ اللہ کے گھر کا حج اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنا جنت میں داخل ہوگے۔ تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے۔ کیا میں نے تم تک دین پہنچا دیا۔ صحابہؓ نے کہا ہاں، آپ نے پہنچا دیا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا اے اللہ آپ بھی گواہ رہیے۔ اس خطبے، کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا" (المائدہ ۳) اب رہتی دنیا تک یہ دین رہے گا اور بالآخر غالب ہو جائے گا۔ قیامت تک نہ کوئی نیا نبی آئے گا نہ نیا دین آئے گا۔ اب اس دین کو دوسری قوموں تک پہنچانے کا کام امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کرے گی۔ لہذا ہمارے لیے سبق ہے کہ ہم اپنے اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور رہنمائی کے مطابق ڈھالیں اور اپنے معاشرہ، ملک اور دنیا میں اسی دین کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر کے جنت کے حق دار بنیں اور جہنم کی آگ سے نجات پائیں۔ کامیابی کا راستہ یہی ہے اور یہی کامیابی، ربیع اول کا پیغام ہے۔ وما علینا الی البلاغ۔ **وآخر دعوان ان الحمد للہ رب العالمین۔**